بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ منشورات 74

ماہِ صفر کی بدعات

از افادات

شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد راز دہلوی رحمہ اللہ
علامہ شیخ احمد بن حجر حفظہ اللہ
سابق شرعی جج قطر

مع فتاویٰ علمائے پاک و ہند

www.KitaboSunnat.com

جمع و ترتیب

محمد افضل الاثری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقيق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ: 74

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ صفر کی بدعات

از افادات:

① شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد داؤد راز

② علامہ شیخ احمد بن حجر سابق شرعی جج قطر

﴿مع فتاویٰ علمائے پاک و ہند﴾

www.kitabosunnat.com

جمع و ترتیب: محمد افضل الاثری

ناشر:

مکتبۃ الإمام البخاری مکتبۃ السنۃ

الدار العلمیۃ لنشر التراث الإسلامی الدار السلفیۃ لنشر التراث الإسلامی

کورٹ روڈ کراچی ☆ منظور کالونی گجر چوک۔ کراچی

فون: 2211782/موبائل: 0321-8750161/0300-2160113

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلة المطبوعات : 74

حقوقِ طبع محفوظ ہیں

نام کتاب .... : ماہِ صفر کی بدعات

ازافادات .... : مولانا محمد داؤد راز/علامہ شیخ احمد بن حجر سابق شرعی جج قطر

(فتاویٰ علمائے پاک وہند)

جمع وترتیب ...... : محمد افضل الاثری

تاریخ اشاعت...... : صفر1430ھ/فروری2009ء

کمپوزنگ ...... : السنة کمپوزنگ سینٹر فون:4525502

قیمت .... : 12 روپے (Net)

ناشر:

مکتبة الامام البخاری ، مکتبة السنة

الدار العلمیة لنشر التراث الاسلامی ، الدار السلفیة لنشر التراث الاسلامی

منظور کالونی گجر چوک۔ کراچی

فون:2211782/موبائل:0321-8750161/0300-2160113

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازافادہ مولانا محمد داؤد راز دہلوی

اَمَّا بَعْدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ ﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔﴾ (سورة الشورى)[21:]

''کیا ان مشرکوں کیلئے (کچھ ایسے [اللہ] کے ساتھ) بناوٹی شریک ہیں جنھوں نے دین کے اندران کے لئے ایسی ایسی باتیں داخل کردی ہیں جن کی اللہ (پاک) نے کوئی اجازت نہیں دی اور اگر اللہ کی طرف سے ایک فیصلہ کا وقت نہ مقرر ہوتا (یعنی قیامت) تو ان (دین کے نام پر نت نئی بدعات جاری کرنے والوں کا دنیا ہی میں جلد) فیصلہ کردیا جاتا (مگر قانون قدرت یہ ہے کہ ایسے سارے فیصلے قیامت کے دن طے کئے جائیں گے لہٰذا سن لو!) بیشک ظالموں کے لئے بہت ہی دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے''۔

اللہ پاک کی شایانِ شان حمد اور اس کے محبوب رسولِ کریم ﷺ پر بیشمار

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام کے بعد۔

بزرگانِ اسلام اور نوجوانانِ ملت!

قرآن شریف کی آیتِ شریفہ یہ سورۂ شوریٰ کی آیت ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ مکی سورتیں وہ کہلاتی ہیں جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں کو مدنی کہا گیا ہے۔ مکہ والوں نے شریعتِ ابراہیمی کے نام پر بہت سی بدعات بلکہ شرک وکفر کی باتوں کو دینِ ابراہیمی میں داخل کر دیا تھا' اللہ پاک نے ان کی اس حرکت پر سخت ڈانٹ پلائی اور بتلایا کہ یہ حرکت اتنی بری ہے کہ اگر قیامت کا دن فیصلہ کیلئے مقرر نہ ہوتا تو ہم فوراً ہی ان کی ایسی حرکتوں کی سزا ان کو دنیا ہی میں دیدیتے۔ ان کی حرکات بد میں سے ایک یہ حرکت بھی تھی کہ اپنے مطلب کے لئے مہینوں کا الٹ پھیر کرلیا کرتے تھے' محرم میں لڑنا جھگڑنا حرام تھا لیکن اگر ان کو لڑائی کرنی ہوتی تو محرم کو صفر بنادیتے اور صفر کو محرم تصور کر لیتے اور ایسے حیلوں حوالوں سے دینِ ابراہیمی کو الٹ پلٹ کرلیا کرتے تھے۔

حضرات!

ماہ صفر المظفر محرم کے بعد سنہ ہجری کا دوسرا مہینہ ہے۔ صفر کے معنی خالی کے ہیں اسی سے اردو میں لفظ ''صفر'' نقطہ کیلئے ایجاد ہوا ہے۔ مشرکین کا خیال تھا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ مہینہ خیر و برکت سے خالی ہے بلکہ اسے وہ منحوس جانا کرتے تھے۔ اس میں شادی بیاہ نہ کرتے اور نہ ہی کوئی اور بڑا کام کرتے تاکہ اس میں نحوست نہ آجائے رسول کریم ﷺ نے صاف لفظوں میں اعلان فرمایا:

"لَا عَدْوٰی وَ لَا هَامَةَ وَ لَا صَفَرَ"۔(بخاری) (1)

یعنی "بغیر اللہ کے حکم کے کسی کی بیماری کسی دوسرے کو نہیں لگتی نہ برے شگون لینا درست ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے"۔

مکہ والے عموماً اس ماہِ صفر میں لوٹ مار، لڑائی بھڑائی، ڈاکہ زنی وغیرہ کیلئے سفر میں نکل جاتے، گھر خالی چھوڑ دیتے اور کہتے "صَفَرَ الْمَكَانُ" یعنی "ماہ صفر آیا اور مکان خالی ہو گئے"۔

[نبی] ﷺ نے ان سارے خیالات کی تردید فرمائی اور ارشاد ہوا کہ صفر کو منحوس جاننا غلط ہے۔

صد افسوس! کہ ماہِ صفر کے بارے میں نام نہاد مسلمانوں نے بھی ایسے غلط خیالات کو دل میں جما لیا ہے صفر کیلئے "تیرہ تیزی" کی اصطلاح لوگوں میں مشہور ہے۔ یعنی یہ خیال کہ اوّل کے تیرہ دن بہت تیز ہیں، منحوس ہیں ان میں شادی بیاہ وغیرہ نہ ہونا چاہئے، بلکہ ان دنوں کی نحوست دور کرنے کیلئے چنے ابال

---

(1) بخاری: کتاب الطب ۔ باب لا صفر۔ حدیث :5717 وغیرہ۔
مسلم : 2/230-231، کتاب السلام۔ باب لا عدوی۔(الاثری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح ان تیرہ دنوں کی نحوست دور کرتے ہیں۔
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

دوستو! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو مسلمان کہلاتے ہیں، سنی بنتے ہیں اسی مہینے کی آخری بدھ کو کونڈے (1) بھرنے کا تہوار بنا رکھا ہے، سمجھتے ہیں کہ اس آخری بدھ کو رسولِ کریم ﷺ صحت پا کر باہر سیر و تفریح کے لئے نکلے تھے ان کے اس طرح خوش ہونے پر یہ تقریب منائی جاتی ہے۔ حالانکہ تاریخ کی رو سے یہ خیال بالکل غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ماہِ صفر کے آخری ہفتہ سے رسولِ کریم ﷺ کا مرض الموت شروع ہوا تھا پس کونڈے کرنے والوں کا تاریخ کی رو سے بھی خیال غلط بلکہ من گھڑت ہے، ایسی ہی حرکتوں کے لئے لفظ بدعت بولا گیا ہے جو لوگ صفر کو منحوس جانتے ہیں اور شروع تیرہ تیزی مناتے ہیں اور آخر میں کونڈوں کا تہوار مناتے ہیں۔ شریعت کی رو سے ایسے لوگ یقیناً بدعتی ہیں، اور بدعتی کیلئے جو جو وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں ان سب کے مصداق ایسے ہی لوگ ہیں، اللہ پاک ہر مسلمان کو بدعت سے بچا کر سنت پر چلنے کی توفیق بخشے اور بجائے اہلِ بدعت کے ہم کو سچے اہلِ سنت بنائے۔ آمین۔

معزز بھائیو!

---

(1): کونڈوں کی ایک رسم و بدعت ماہِ رجب میں بھی کی جاتی ہے، جس کے بارے میں ''کونڈوں کی حقیقت'' نامی کتاب مطبوعہ مکتبۃ السنۃ انتہائی مفید ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ آپ نے سنا ہے مسلمانوں میں ہر ماہ بہت سی بدعات جاری ہوگئی ہیں۔ جن کا چھوڑنا بہت ضروری ہے' مرنے والوں پر تیجہ' فاتحہ' چہلم کرنا' پیدا ہونے پر بجائے عقیقہ کے چھٹی ⑪ کرنا' محرم میں تعزیہ داری' شعبان میں شب برأت منانا اور کتنے ہی میلے' قبروں پر عرس ایجاد کر لئے گئے ہیں جو سراسر بدعت ہیں' بدعت کی مذمت کیلئے یہی کافی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اپنے ہر خطبہ میں فرمایا کرتے تھے۔

اَمَّا بَعْدُ: "فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"۔

"حمد و ثنا کے بعد (لوگو یاد رکھو!) بہترین کتاب تمہارے لئے اللہ کی کتاب (قرآنِ مجید) ہے اور بہتر سے بہتر طریقہ تمہارے لئے وہ ہے جو [......] محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے نکالے جائیں گے ایسے سب نئے کام بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے"۔

معلوم ہوا کہ بدعت وہ عمل ہے جو دوزخ میں جلنے کا سبب بنے گا لہٰذا

⑪ چھٹی (ہندی لفظ ہے چھ سے) بچہ کی ولادت کے چھ دن بعد کی رسم جس میں مہمان جمع ہوتے ہیں اور عمدہ عمدہ کھانے پکتے ہیں نیز اس روز میکے سے زچہ اور بچہ کیلئے کھلونے' جوڑا' مرغ' ٹاپا' کھچڑی' طشت چوکی وغیرہ آتی ہے۔ (ملخص از نور اللغات مولوی نور الحسن نیر: 2' ص: 1192)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ ہر مسلمان بندہ بدعت سے ہر وقت بچتا رہے۔ ایک اور ارشاد نبوی [ﷺ] سنئے جو بدعت کی تردید میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ: مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ، وَ مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ، وَ مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ"۔ (رواہ البخاری)

"[سیدنا] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک تین قسم کے لوگ بہت ہی بڑے ملعون ہیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے پہلا وہ شخص جو حرم شریف (بیت اللہ) میں ظلم، زیادتی گناہ، بے دینی کے کام کرنے والا ہو، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی باتیں جاری کرنا چاہے (جس سے بدعت مراد ہے) تیسرا وہ شخص جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا ناحق خون بہائے"۔

یہ تینوں قسم کے لوگ اللہ کے نزدیک بہت ہی بدتر ہیں بلکہ ملعون ہیں۔

بزرگو، دوستو اور عزیزو!

ماہِ صفر اور دوسرے مہینوں کی بدعات نے اقتصادی طور پر بھی مسلمانوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، کیونکہ ان بدعات کو انجام دینے میں کافی پیسے خرچ کرنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پڑتے ہیں جس بدعت کو دیکھو صندل کو' عرس کو دیکھو مولود مروجہ کو دیکھو گیارہویں' سترہویں کو دیکھو ہر بدعت انجام دینے میں کافی صرفہ ہوتا ہے اگر یہی پیسہ مسلمانوں کے تعلیمی' تبلیغی کاموں پر خرچ کیا جاتا تو کتنے بہتر نتائج نکل سکتے تھے' مگر مسلمان ہیں جو آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے بلا سوچے سمجھے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں' کوئی خلوص سے سمجھائے تو اسے وہابی لا مذہب وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ آج مسلمان قوم جہالت وضلالت کی ٹی بی میں چوتھے درجے کو پہنچی ہوئی ہے' اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی' کی مصداق ہو رہی ہے' لہٰذا برادرانِ ملت کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان بیماریوں سے نجات دلائیں ان کو صحیح راستے پر لانے کی کوشش کریں جس پر سلف صالحین اور بزرگانِ دین گزرے ہیں اور رسولِ کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد دلائیں جو آپ ﷺ نے اپنے آخری وقت میں مسلمانوں کو وصیت کے طور پر فرمایا تھا۔

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَ سُنَّتِيْ"۔ [مؤطا امام مالك]

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان پر عمل درآمد کرو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب "قرآن مجید" ہے اور دوسری چیز میری "سنت" ہے"۔

پس کتاب وسنت کو ہر وقت سامنے رکھنا' بال برابر بھی ان سے ادھر ادھر نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونا' کیونکہ یہی صراط مستقیم ہے اسی راہ پر چلنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔

دینی بھائیو!

صفر کے علاوہ ربیع الاوّل میں عید میلاد کرنا' بارہ وفات کا تہوار منانا' میلادِ مروّجہ کی مجالس کرنا' گیارہویں کے نام سے حضرت خواجہ بغدادی رحمہ اللہ کی نذر و نیاز کرنا' سترھویں کرنا یہ سارے کام ایسے ہی ہیں جن کا شریعتِ اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ سلف صالحین میں ان رسوم کا کوئی رواج نہیں تھا۔ عہدِ رسالت وعہد صحابہ وتابعین کے مسلمان ان رسموں کا نام بھی نہیں جانتے تھے' نہ ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ' امام شافعی وغیرہم رحمھم اللہ سے ان کاموں کا کوئی ثبوت ہے' اس لئے از خود نئی چیزیں نکال کر اسلام کا حلیہ بگاڑنا؛ یہ شریعت اسلامی کے ساتھ غدّاری ہے' جس میں کتنے ہی مسلمان نام نہاد علما وصوفیا وغیرہ گرفتار ہیں۔ ان خلافِ شریعت رسموں کو مٹانا بہت بڑا جہاد ہے' سنّت اور بدعت میں یہی امتیاز ہے جو آگ اور پانی میں ہے۔ لہٰذا سنّت کو جاری کرنا اور بدعت کو مٹانا بہت ہی بڑا کارِ ثواب ہے۔

برادرانِ اسلام!

دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لو اپنے بھائیوں کو سدھارو' ان کو سچے مسلمان بناؤ۔ یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے اور ان خرافات پر زبان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کھولنا بلکہ خاموشی کیساتھ ان میں شرکت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

اللہ پاک ہر مسلمان کو بدعت اور خرافات کے کاموں سے بچائے اور سب کو سچی توحید اور سنت والا بنائے اور نوجوانانِ اسلام کو توفیق دے کہ وہ ان فضول کاموں کے خلاف عام بغاوت کرکے از سرِ نو استحکام دین کی کوشش کریں۔ آمین یارب العالمین۔

"بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ نَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔ (11)

(11): مأخوذ از خطبات نبوی ﷺ طبع مکتبۃ السنۃ کراچی (ص:173 تا 176)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

از افادہ شیخ احمد بن حجر سابق شرعی جج قطر

ماہِ صفر کے آخری بدھ کی رات کو آیاتِ سلام لکھنے کی بدعت

بہت سے عوام ماہِ صفر کے آخری بدھ کو مغرب و عشاء کے درمیان بعض مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور ایک ایسے کاتب کے پاس حلقہ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں جو انہیں کاغذ پر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوپر سلام والی سات آیتوں کو لکھ دیا کرتا ہے مثلاً یہ آیت ﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ﴾ وغیرہ۔

پھر یہ لوگ یہ کاغذ پانی پینے کے برتنوں میں رکھ دیا کرتے ہیں اور ان برتنوں کا پانی پیتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس وقت ان آیات کو لکھنے میں کوئی خوشگوار قسم کا راز پوشیدہ ہے پھر یہ لوگ یہ کاغذ بطور ہدیہ و تحفہ لے کر اپنے گھر واپس جاتے ہیں۔

پتہ نہیں کہ ان لوگوں میں یہ عادت کہاں سے آ گئی ہے جس کا کوئی وجود اسلاف میں نہیں تھا' یہ بات صرف تعویذ گنڈہ کرنے والے پیروں فقیروں کے یہاں پائی جاتی ہے۔

یہ ایک واضح بات ہے کہ یہ عقیدہ واعتبار مذکورہ رات کو منحوس سمجھنے اور اسے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فال کی رات ماننے پر لوگوں کو آمادہ کرے گا۔

حالانکہ مسلمان فال جیسی چیزوں سے بیزار و بری رہا کرتے ہیں دمشق کے عوام بھی اسی طرح بدھ کے روز مریض کی عیادت کو منحوس اور فالِ بد کی بات سمجھتے ہیں چنانچہ وہاں بدھ کے دن عوام و خواص اور رشتہ داروں کیلئے عیادت مریض ممکن نہیں۔ بظاہر ان لوگوں کی دلیل یہ حدیث ہے کہ:

"يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٌّ"۔

"بدھ کا دن باقی و برقرار رہنے والا منحوس دن ہے"۔

امام صاغانی وابن الجوزی نے کہا کہ مذکورہ بالا حدیث موضوع [من گھڑت] ہے۔ امام سخاوی نے کہا کہ "بدھ کے دن کی فضیلت وقدح میں متعدد احادیث مروی ہیں مگر سب کی سب واہیات (ضعیف وساقط الاعتبار) ہیں۔

لوگوں میں رائج شدہ خرافات میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس نے بدھ کے روز کسی مریض کی عیادت کی تو جمعرات کو وہ اس مریض کی زیارت کرے گا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ بدھ کے دن اگر مریض کی عیادت کی جائے گی تو وہ مریض اس کے بعد دوسرے دن جمعرات کو مر جائے گا جس کی زیارت جمعرات کو قبرستان میں ہوگی۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَّكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ"۔

"اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم جاہلوں میں سے بن جائیں"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فال سے متعلق احادیث کا ذکر ہو چکا ہے ان کی طرف مراجعت کی جائے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاویٰ میں ایام ولیالی کے بارے میں ایک مسئلہ مذکور ہے کہ مثال کے طور پر اگر یہ کہا جائے کہ بدھ' جمعرات یا سنیچر کے دن سفر کرنا مکروہ ہے یا ان ایام میں کپڑوں کے کاٹ چھانٹ اور کپڑوں کی سلائی' سوت کی کتائی یا اس قسم کے کاموں کا کرنا مکروہ ہے یا فلاں تاریخوں کی راتوں میں وطی و جماع مکروہ ہے کیونکہ ایسا کرنے سے پیدا ہونے والے بچوں کیلئے خوف و خطر لگا رہتا ہے۔

مذکورہ بالا صورت میں مسئلہ کا جواب امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے: کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد سوال میں مذکورہ عقیدہ و خیال باطل و بے اصل ہے بلکہ آدمی جب استخارہ کرکے کوئی مباح کام کرے تو جس وقت بھی کرنا آسان ہو قطعی طور پر وہ کام کر سکتا ہے۔ کسی دن بھی کپڑے کی کاٹ چھانٹ یا سلائی اور سوت کی کتائی یا کوئی بھی کام مکروہ نہیں ہے۔

اور کسی بھی تاریخ میں چاہے دن ہو یا رات وطی و جماع مکروہ (11) نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بدفالی سے منع فرمایا ہے۔ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ:۔

" عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ مِنَّا قَوْمٌ

(11): ماسوا ماہِ رمضان کے کہ دن کے وقت روزہ رکھنا فرض ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ وَذَاكَ شَيْئٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ "۔(صحیح بخاری و مسلم)

"[سیدنا] معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس آتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ کاہنوں کے پاس مت جاؤ معاویہ نے کہا کہ ہم میں سے کچھ لوگ فال لیا کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو بعض لوگ اپنے جی میں محسوس کرتے ہیں مگر اس کی وجہ سے کوئی کام کرنے سے تمہیں ہرگز باز نہیں رہنا چاہیے"۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان وارشاد یہ ہے کہ جس کام کا آدمی نے عزم کر رکھا ہے اس کام کو بدفالی کے سبب کرنے سے باز نہیں آنا چاہیے۔تو رات اور دن میں سے کسی کو منحوس سمجھنا کیا معنی رکھتا ہے؟ لیکن جمعرات و سنیچر اور دوشنبہ کو سفر کرنا مستحب ہے' مگر تمام ایام میں کسی دن سفر یا کسی کام سے روکا نہیں گیا ہے۔ البتہ جمعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ اگر سفر کے سبب نماز جمعہ فوت ہونے کا خطرہ ہو تو اس دن جمعہ سے پہلے سفر کرنے سے کچھ لوگ منع کرتے ہیں اور کچھ علما کرام جائز بتلاتے ہیں' لیکن کاروبار اور جماع و وطی تو کبھی اور کسی دن بھی مکروہ و ممنوع نہیں۔واللہ أعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو اپنے بعض استاذ الاساتذہ کے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ بدھ کے روز اپنے گھر والوں کو اپنے گھر کا دروازہ کھولنے کا حکم دیتے تھے تاکہ لوگ ان کی عیادت کرنے آسکیں اور راستہ سے گزرنے الوں کو عیادت کیلئے بلانے کو کہتے تھے' موصوف کا مقصد یہ تھا کہ یہ مروجہ بدعت [کہ بدھ کو عبادت نہ کرنا] ختم کی جائے۔(اصلاح المساجد من البدع والعوائد)

ماہِ صفر کی بدعات

ماہِ صفر میں لوگ سفر کرنے سے باز رہتے ہیں اور مسرت کی محفلیں نہیں رچاتے' اس مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں' جب مہینہ ختم ہونے پر آتا ہے تو اس کے آخری بدھ کو بڑی سی محفل منعقد کرتے ہیں اور دعوتیں کرتے' مخصوص کھانے اور حلوے کھلاتے ہیں مگر یہ کام شہروں اور بستیوں کے باہر انجام دیئے جاتے ہیں۔

لوگ امراض سے شفا پانے کیلئے گھاسوں پر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک بار بیمار پڑے تھے تو اسی دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی تھی پھر آپ [ﷺ] نے لطیف اور عمدہ حلوہ کھایا تھا۔①[مگر یہ سب بدعات ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور تابعین وتبع تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ سے ثابت نہیں]۔

① ماخوذ از "بدعات اوران کا شرعی پوسٹ مارٹم" علامہ احمد بن حجر سابق شرعی جج قطر۔ ترجمہ: مولانا رئیس الاحرار۔طبع: الدار السلفیہ بمبئی۔صفحہ: 560 تا 563 نیز صفحہ: 683)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ

علمائے پاک وہند

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماہِ صفر اور آخری بدھ کی بابت

(مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ)

مسئلہ:93.....کیا فرماتے ہیں علما دین اس امر میں کہ صفر کے اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی بنابراس کے اس روز کھانا وشیرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں۔علی ہذا القیاس مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں' کہیں اس روز کو نامبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ' چھلہ چاندی کے اس روز کی صحت بخشی جناب رسول ﷺ میں مریضوں کو استعمال کراتے ہیں' یہ جملہ امور بنائے صحت پانے رسول ﷺ عمل میں لائے جاتے ہیں۔لہٰذا اصل اس کی شرع میں ثابت' ہے کہ نہیں اور فاعل عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم' مرتکب معصیت ہوگا کہ نہیں یا قابلِ ملامت وتادیب؟ بینوا توجروا۔

الجواب:......آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں' نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم ﷺ کا کوئی ثبوت۔بلکہ مرض اقدس جس میں وفاتِ مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے۔

"آخر أربعاء من الشهر يوم نحس مستمر" ① اور مروی ہوا کہ ابتدائی ابتلائے سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم اسی دن تھی اور اسے نحس

① یہ روایت موضوع ہے جیسا کہ صفحہ:13 پر گزر چکا۔(الاثری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہِ اضاعتِ مال ہے۔ بہر حال بے اصل و بے معنی ہیں۔ واللہ اعلم۔ (احکامِ شریعت حصہ دوم ص:188 ' طبع مشتاق بک کارنر لاہور)

ماہِ صفر کے آخر چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سیّد عالم ﷺ نے اس میں غسلِ صحت فرمایا۔ اسی بنا پر تمام ہندوستانی مسلمان اس دن کو روزِ عید سمجھتے ہیں اور غسل و اظہار فرح و سرور کرتے ہیں۔ شرع مطہرہ میں اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں؟

جواب:...... یہ محض بے اصل ہے۔ کتبہ عبدہ المذنب۔ احمد رضا بریلوی۔

(عرفانِ شریعت: حصہ دوم ص:42)

عرض: کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟۔

ارشاد: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں۔ یہ غلط مشہور ہے۔

(ملفوظات حصہ اول: ص:60 ' طبع مشتاق بک کارنر لاہور)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استفتاء

سوال نمبر1:

(ا): کیا ماہِ صفر میں آسمان سے بلائیں نازل ہوتی ہیں؟

(ب): اس نیت سے چنے ابال کر تقسیم کرنا کہ اس سے بلائیں دور ہو جائیں گی' کیا یہ عقیدہ صحیح ہے؟

(ج): ماہِ صفر میں شادی بیاہ کرنا/کاروبار شروع کرنا/نیا مکان بنانا کیا شرعاً منع ہے؟

(د): ماہِ صفر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال نمبر2:

عرض یہ ہے کہ ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ اس روز حضرت محمد مصطفےٰ احمد مرتضی صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ صحت فرما کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ مدینہ شریف سے باہر تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک جگہ کچھ مزدوروں کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا "آج میں نے غسلِ صحت کیا ہے لہٰذا آج کے دن کام مت کرو اور یہ لو آج کی مزدوری"۔ مزدوروں نے اس

---

(1): ماخوذ بشکریہ از کتاب "ماہِ صفر کی شرعی حیثیت"۔ ترتیب میاں محمد صدیق مغل۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقت کام بند کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مزدوری دے کر آگے تشریف لے گئے' جب واپس تشریف لائے تو انہی مزدوروں کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور ان کو یہ بددعا فرمائی "اللہ تمہاری کمائی میں برکت نہ دے"۔

اس روایت کے زیر اثر بعض مزدوروں اور کاریگروں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم کتنا ہی کما لیں ہماری کمائی میں برکت نہیں ہوگی کیونکہ ہم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا لگی ہوئی ہے۔ تو اب یہ مزدور کاریگر وغیرہ اس دن کوئی کام کاج نہیں کرتے اور جن کے ہاں یہ کام کاج وغیرہ کرتے ہیں ان سے ایک دن پہلے آخری بدھ کی مٹھائی لیتے ہیں اور دوسرے دن یعنی آخری چہار شنبہ کو نہا دھو کر کپڑے وغیرہ بدل کر شہر سے باہر بغرض سیر و تفریح نکل جاتے ہیں اور اکثر جگہوں پر آخری چہار شنبہ کو اس طرح جلوس نکالے جاتے ہیں کہ اس میں شامل افراد باجے تاشے ڈھول ڈھمکہ وغیرہ بجاتے اور یہ شعر ؎

؎ آخری چہار شنبہ آیا غسل صحت نبی نے فرمایا

پڑھتے ہوئے جاتے ہیں۔ اگر ان سے معلوم کرو کہ تم یہ جلوس وغیرہ کیوں نکالتے ہو تو وہ جواباً کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کے دن غسل صحت فرمایا تھا تو جلوس نکال کر اس طرح ہم اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔

محترم آپ یہ فرمایئے کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ا): مزدوروں کا یہ عقیدہ کیا صحیح ہے؟

(ب): کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری چہار شنبہ کو غسل صحت فرمایا تھا؟

(ج): ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کو خوشیاں منانا' اس دن چھٹی کر کے مٹھائی طلب کرنا اور تقسیم کرنا' جلوس نکالنا' اس میں شرکت کرنا کیا یہ شرعاً جائز ہے؟

(د): جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ معصیت کے مرتکب ہوں گے یا نہیں؟

براہِ مہربانی مندرجہ بالا سوالات کے مدلل و مفصل جوابات قرآن' حدیث و فقہ حنفیہ کی روشنی میں عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط والسلام۔

سائل احقر میاں محمد صدیق مغل

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار الافتاء دار العلوم حزب الاحناف (لاہور)

الجواب:

ج:1: اسلام سے پہلے جس کو زمانہ جاہلیت کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ جاہلیت میں یہ مشہور تھا کہ ماہِ صفر منحوس ہے۔ اس ماہ میں شادی بیاہ یا نیا کاروبار نہیں کرنا چاہئے' اور اس ماہ میں آسمان سے بلائیں اترتی ہیں اور زمانہ جاہلیت میں یہ بھی مشہور تھا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے (اور یہ بھی مشہور تھا) کہ جو شخص پیاسا مر جاتا ہے اس کی کھوپڑی سے اُلّو پیدا ہوتا ہے۔ تو حضرت محمد مصطفےٰ احمد مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کی نفی فرما دی اور ارشاد فرمایا "لَا صَفَرَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ" نہ ماہِ صفر منحوس ہے' نہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگتی ہے اور نہ پیاسا مرتے والے کی کھوپڑی سے الو پیدا ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرے اونٹ کو خارش ہوگئی کیونکہ میرا اونٹ فلاں شخص کے اونٹ کے پاس بیٹھتا تھا؛ اس لئے اس کو خارش کا مرض لگ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ" پہلے اونٹ کو کس سے خارش کا مرض لگ گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھا؟۔ مطلب یہ ہے کہ ایک کا مرض دوسرے کسی کو نہیں لگتا' یہ عقیدہ غلط ہے۔

یہ جو عورتوں میں مشہور ہے کہ ماہِ صفر منحوس ہے اس میں شادی بیاہ کرنا ٹھیک نہیں ہے اور اس ماہ میں بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ یہ تمام عقائد بالکل غلط ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ماہِ صفر نہ منحوس ہے' نہ اس میں بلائیں اترتی ہیں اور اس ماہ میں شادی بیاہ کرنا منع نہیں ہے۔

(ا): ماہِ صفر میں آسمان سے بلائیں نہیں اترتیں' یہ عقیدہ غلط ہے۔

(ب): اس نیت سے گھونگھیاں ابال کر کھانا اور کھلانا خود ساختہ بات ہے' بلکہ گناہ ہے کہ اپنی طرف سے نئی شریعت بنانا ہے۔ بلاؤں کو دور کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ گھونگھیاں بلاؤں کو دور نہیں کر سکتیں۔ ہاں البتہ صدقہ دینے سے بلائیں دور ہوتی ہیں (وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم و فضل سے)۔

(ج): اس ماہ میں شادی بیاہ کرنا اور نیا کاروبار کرنا شرعاً جائز ہے۔

(د): ماہِ صفر بھی اور مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے۔

شریعت سے یہ غلط باتیں ثابت نہیں' صرف اوہام ہیں۔ (یعنی یہ صرف توہم پرستی ہے کہ ماہِ صفر میں بلائیں نازل ہوتیں یا اس ماہ شادی بیان کرنا صحیح نہیں ہے)۔

ج:2: صورتِ مسئولہ میں ماہِ صفر میں آخری چہار شنبہ میں جلوس نکالنا اور خوشیاں منانا بے اصل بات ہے۔ ایک رواج پڑ گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم احمد مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری چہار شنبہ ہی کو بیمار ہوئے تھے اور پھر بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

اور یہ بات غلط مشہور ہے کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسلِ صحت فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے باہر سیر و تفریح کی اور مزدوروں کو کام سے منع کیا اور مزدوروں نے کام بند کر دیا لیکن پھر کام کرنے لگے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بددعا فرمائی (یہ عقیدہ صرف کافر کا ہو سکتا ہے مسلمان کا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دشمنوں کو بھی بددعا نہیں دی)۔ اور یہ بھی ایک رسم بن گئی کہ مزدور کاریگر وغیرہ اس دن کام کرنا گناہ سمجھتے ہیں اور ایک دن پہلے اپنی دھاڑی (مزدوری) بغیر کام کئے لے لیتے ہیں۔

اور جلوس میں باجے تاشے وغیرہ بجانا گناہِ عظیم ہے۔

(ا): ان مزدوروں کا یہ عقیدہ غلط اور جہالت ہے۔

(ب): رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری چہار شنبہ کو غسل صحت نہیں فرمایا تھا (بلکہ آخری چہار شنبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے اور اسی علالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا)۔

(ج): آخری چہار شنبہ کو چھٹی کرنا اور مٹھائی لینا خود ساختہ رسمیں ہیں۔ ایسے ہی جلوس نکالنا بھی خود ساختہ رسم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(د): آج کے دن خوشی منانا اور جلوس نکالنا مٹھائی تقسیم کرنا ان اشیاء کو اگر حکم شرع تسلیم کریں (یعنی ثواب سمجھیں) تو ضرور گناہ ہے کہ اپنی طرف سے دین میں نئی شریعت گھڑ لی۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب نے احکام شریعت میں لکھا ہے کہ آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں۔

واللہ تعالیٰ أعلم

(حضرت مولانا ومفتی) محمد رمضان (صاحب)

دار العلوم حزب الاحناف۔ لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب: محترم ومکرم حضرت مولانا ومفتی عبدالوکیل خطیب دہلوی رحمہ اللہ

ایڈیٹر ماہنامہ ''الارشاد'' کراچی

محترم مغل صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

آپ کا ملفوف مکتوب ملا واسطہ درواسطہ کی وجہ سے غالباً مجھ تک پہنچنے میں تاخیر ہوئی ناسازی طبع کے باعث ''دفتر کی طرف جانا کم ہو رہا ہے جواباً تحریر ہے۔

تاریخی طور پر 29 صفر بروز بدھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا آغاز ہوا اور تیرھویں دن بارہ ربیع الاول بروز پیر کو جانگسل واقعہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے جو اتباعِ سنت وعلمِ سنت کے ذریعہ حاصل ہوسکتا ہے۔

مزید برآں ایک مطبوعہ اشتہار ⑪ پیشِ نظر ہے جس میں بحوالہ ''احکام شریعت حصہ دوم ص: 183 مصنفہ مولوی احمد رضا خان صاحب لکھا ہے۔

---

⑪: یہ اشتہار بعنوان ''ماہِ صفر کے بارے میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کا فتویٰ'' میاں محمد صدیق نے شائع کیا تھا' اسی کا حوالہ حضرت مولانا عبدالوکیل صاحب نے دیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں' نہ اس دن صحتیابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے بلکہ مرضِ اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اس دن سے بتائی جاتی ہے''۔

اس حوالہ وغیرہ سے اس دن کسی قسم کی خوشی کا اظہار اسلامی تعلیم وتقدس کے خلاف ہے' نیز جیسا کہ خیال ہے کہ اس دن غسل صحت فرمایا گیا تو بیماری کب سے شروع ہوئی اور کیوں تھی؟ ''اسلامیات'' محفوظ ہے۔ قرآنِ مجید واحادیث صحیحہ میں۔ ذی علم اور تقویٰ والوں کیلئے ضروری ہے کہ اس حیاتِ عارضی میں معقول ومثبت کام کیا جائے نہ کہ عوام کی پسند ورجحان کا خیال کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو نیکیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(حضرت مولانا) عبدالوکیل (صاحب)

خطیب بڑی مسجد دہلی کالونی کراچی

4 جنوری 1981ء

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور)

الجواب:

1۔ مزدوروں کا یہ عقیدہ من گھڑت اور باعث صد افسوس ہے۔ آخر یہ حدیث کون سے کونے میں موجود ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں: ”کَسْبُ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ فَرِیْضَۃٍ“۔ (اور مزدور یہ کہتے ہیں کہ کام کرنے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تھی۔ معاذ اللہ)۔

2۔ ماہِ صفر میں کوئی بلا نازل نہیں ہوتی، یہ عقیدہ رکھنا کہ اس مہینے میں آفات و بلائیں یا حوادث نازل ہوتے ہیں یہ جہالت ہے۔ قال علیہ السلام ”لَاھَامَّۃَ وَلَا صَفَرَ“ (بخاری)۔

3۔ اس ماہ میں شادی یا نیا کاروبار وغیرہ شروع کرنا بالکل صحیح ہے۔

4۔ یہ سب جاہلیت کی باتیں ہیں (یہ عقیدہ رکھنا کہ چنے کی گھونگنیاں تقسیم کرنے سے بلائیں دور ہوتی ہیں جاہلیت کی بات ہے)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سوال دوئم کا جواب:

یہ مٹھائی وغیرہ یا ''باچڑی'' (61) کا اہتمام التزام مالایلزم کی وجہ سے بدعت ہے۔ ''حاکم'' کی روایت میں یہ تو مشہور ہے کہ آخری چہار شنبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت آئی تھی (اور اسی مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا) نہ کہ صحت۔ نیز تاریخ میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اس خوشی میں ایک دوسرے کیلئے دعوت کا اہتمام کیا تھا (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی خوشی میں یہودیوں نے ایک دوسرے کو کھانے کی دعوت دی تھی) مسلمانوں کا خوشی منانا معلوم نہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت مولانا رشید احمد (صاحب) عفی عنہ

مفتی دار العلوم اکوڑہ خٹک (ضلع پشاور)

فتویٰ نمبر: 20098

(61): پٹھانوں میں ایک رسم ہے کہ ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ کو میٹھی روٹی میں گھی وغیرہ ڈال کر ملیدہ بنایا جاتا ہے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ کھایا و کھلایا جاتا ہے۔ اسے صوبہ سرحد میں چوڑی کہتے ہیں۔

20438

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم دیوبند (دیوبند یوپی بھارت)

م/101 **الجواب وباللہ التوفیق** الف/982

(ا): ماہِ صفر میں آسمان سے بلائیں نازل نہیں ہوتی ہیں۔

(ب): اس نیت سے چنے وغیرہ ابال کر تقسیم کرنا کہ اس سے بلائیں وغیرہ دور ہو جائیں گی یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔

(ج): ماہِ صفر میں شادی بیاہ یا کوئی نیا کاروبار کرنا بالکل جائز ہے۔

(د): ماہِ صفر کی بھی وہی حقیقت ہے جو دوسرے مہینوں کی ہے۔

م/102 **جواب:2=** الف/983

(ا): مزدوروں کا یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے۔

(ب): آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری چہار شنبہ کو غسل صحت نہیں فرمایا تھا۔

(ج): آخری چہار شنبہ کو خوشیاں منانا' چھٹی کرنا' مٹھائی لینے پر اصرار کرنا یا تقسیم کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

یہ سب چیزیں غلط ہیں' اور اس پر جو روایت نقل کرتے ہیں وہ موضوع ہے' کھانے پکانے والوں نے اس قسم کی روایات گھڑلی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور یہ تمام باتیں غلط ہیں، اور کفریہ وشرکیہ عقیدوں سے بھری ہوئی ہیں۔ کتاب و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ایامِ جاہلیت کے عقیدوں سے یہ غلط باتیں بقایا کے طور پر آ گئی ہیں۔

ان سب کی اصلاح لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
محمد ظفر اللہ

الجواب صحیح
(مولانا) کفیل الرحمٰن

کتبہ العبد
(مولانا) نظام الدین (صاحب)
مفتی۔ دارالعلوم دیوبند
6-7-1411ھ

www.kitabosunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن، لاہور
28238

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

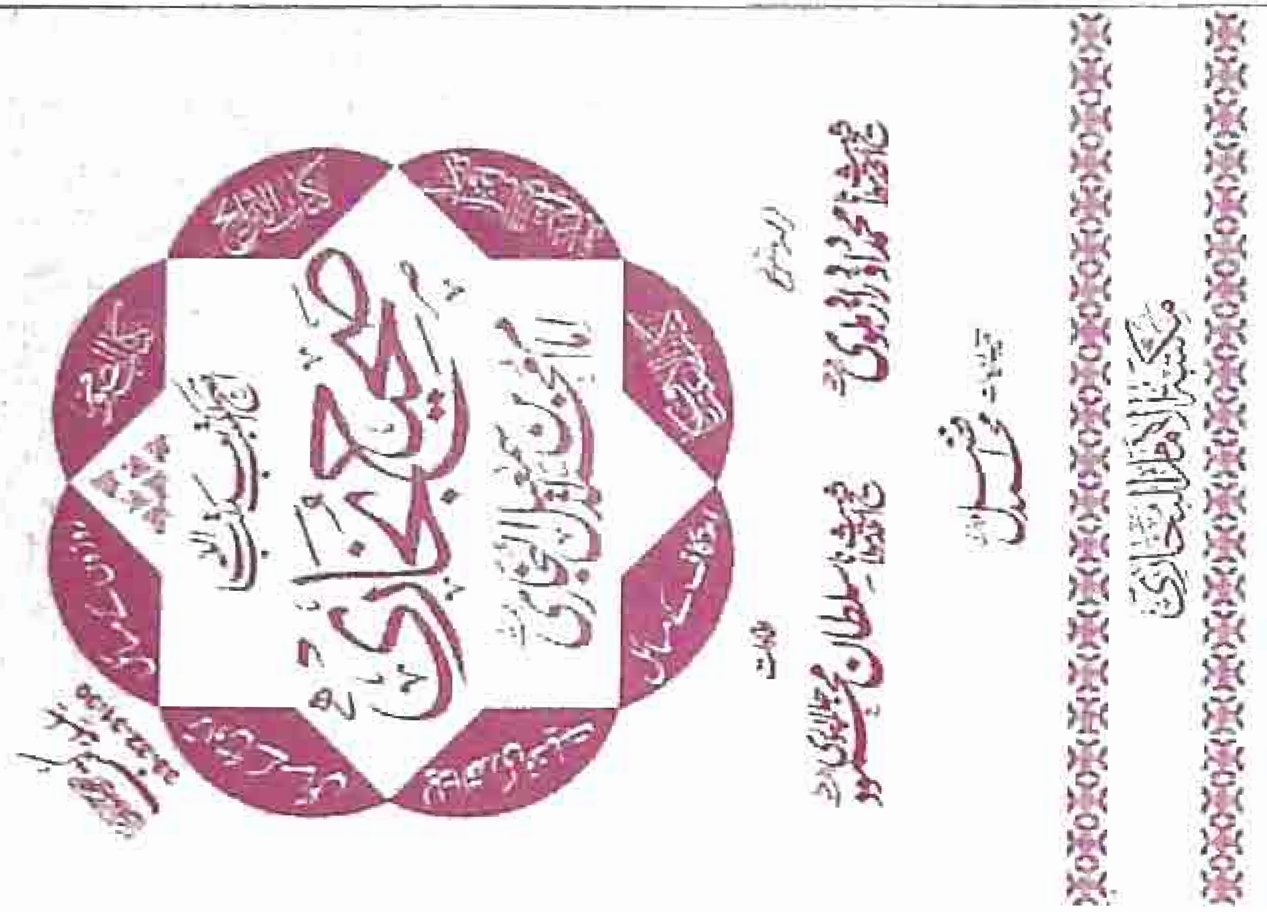

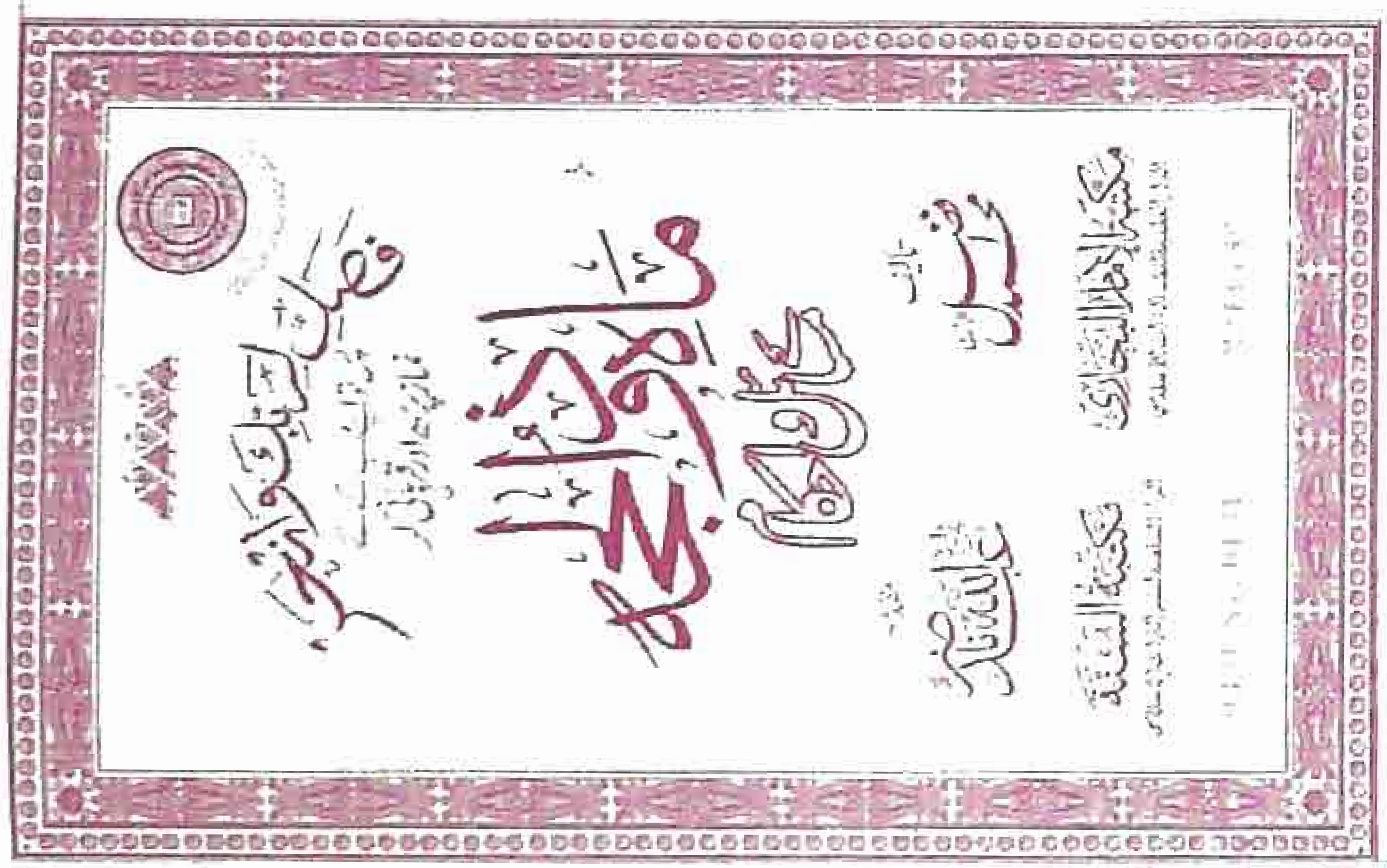

Series No.67

بسم الله الرحمن الرحيم

Islam
Versus
Democracy

by

Pro.
Hafiz Muhammad Abdullah
Bahawalpuri

An Erudite Scholar of Islam

Maktabah Tul Imam Al-Bukhari
Near Masjid Ahl-e-Hadees Court Road
Karachi
021-2211782 , 0321-8750161